© rasailojaraid.com

انفع و احسن شے کو ترجیح دی۔ آپ کے زمانہ میں علاج کے جو طریقے رائج تھے آپ نے ان سے استفادہ فرمایا۔ آپ کا مقصود یہ ہرگز نہ تھا کہ علاج و معالجہ کا صرف وہی طریقہ ہے جو آپ نے اختیار فرمایا۔ بقول علامہ ابن خلدون شرعیات میں جو طب منقول ملتا ہے وہ عربوں کے اپنے تجارب و عادات کا آئینہ‌دار ہے۔ دینی تعلیمات میں اس کا کوئی دخل نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ان دینی تعلیمات (شرائع) کو سکھانے کے لئے مبعوث ہوئے تھے جن کا تجربات و عادات سے تعلق نہ تھا۔ اس قسم کی چیزوں کے بارے میں آپ نے فرما دیا تھا: انتم اعلم بامور دنیاکم۔ لہٰذا کسی کو احادیث میں منقول طبی روایات کو دینی حیثیت نہیں دینا چاہئے۔ (دیکھئے مقدمہ ابن خلدون) مرتب کتاب بھی معترف ہیں کہ آپ پیشہ ور طبیب نہ تھے نہ ہی جسمانی امراض کے معالج تھے، تاہم مرتب نے آپ کی طبی ہدایات کو اسلامی تعلیم کے دوسرے اخذ (سنت) پر مبنی قرار دیا ہے۔

طب نبوی کے نام سے اردو میں اور بھی کئی مجموعے شائع ہوچکے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول طبی روایات پر مشتمل یہ کتاب ایک اضافہ ہے کیونکہ اس میں بقول مرتب ہر دوا سے متعلق جدید تحقیقات بھی درج کردی گئی ہیں۔

عربی عبارتوں کی صحت پر پوری توجہ نہیں دی گئی۔ جا بجا اعراب کی غلطیاں ہیں۔ کہیں تو قرآن مجید کی عبارت میں بھی یہ صورت ہے۔ مثلاً ص ۷ پر ''اطاع اللہ'' میں اللہ پر زبر کی جگہ زیر چھپا ہوا ہے اور ص ۸ پر فانتھوا کے بجائے ''فنتھواہ'' لکھا گیا ہے۔ بعض دواؤں کے ناموں پر غلط اعراب لگا دیا گیا ہے جیسے ص ۸۹ پر سنا اور ص ۹۰ پر صبر (ایلوا) ص ۱۰۳ پر کمأۃ، ورس کو ص ۸۷ پر ''درس'' لکھا گیا ہے۔

ایسی کتابوں میں اگر اعراب نہ دئیے جائیں تو بہتر ہے۔ امید کہ آئندہ ایڈیشن زیادہ صحت کے ساتھ شائع کیا جائے گا۔

(عبدالرحمن طاہر سورتی)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اخبار و افکار

وقائع نگار

۱۲ مارچ : پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور کے جشن صد سالہ میں جو ۱۲ سے ۱۷ مارچ تک منایا گیا ادارۂ تحقیقات اسلامی کی طرف سے ڈاکٹر سید علی رضا نقوی اور حافظ محمد طفیل شریک ہوئے۔ ڈاکٹر نقوی وقت کی قلت کے باعث اپنا مقالہ نہ پڑھ سکے۔ ان کے مقالے کا عنوان تھا ''خان آرزو از حیث تذکرہ نگار،،۔ حافظ محمد طفیل نے ۱۴ مارچ کی نشست میں ''عرب جاہلیت میں قانون کا تصور،، کے عنوان سے اپنا مقالہ پیش کیا۔

اس جشن میں دنیا کے ۱۲ مختلف ملکوں کے نمائندوں نے شرکت اور عربی، فارسی، اردو اور پنجابی زبان و ادب کے مختلف پہلوؤں پر بلند پایہ مقالات پڑھے۔

---

۳۱ مارچ : ادارۂ تحقیقات اسلامی کے ایک فاضل رکن جناب مولانا عبدالقدوس ہاشمی نے پاکستان نیشنل سنٹر اسلام آباد میں ''یوم مجدد الف ثانی،، کے سلسلہ میں ایک مجلس مذاکرہ کی صدارت کی۔ اس کا اہتمام حلقۂ فکر اسلام آباد نے کیا تھا۔

---

۵ اپریل : جیمس گراہام کالج آف ایجوکیشن، لیڈز، انگلینڈ کے شعبہ علوم مذہبی کے صدر مسٹر ڈبلیو او کول نے ڈائرکٹر ادارۂ تحقیقات اسلامی جناب ڈاکٹر محمد ضمیر حسن معصومی سے ان کے دفتر میں ملاقات کی۔ اور انگلینڈ میں مسلم اقلیت کے مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ مسٹر کول کا مقصد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یز اکثریت کے علاقوں میں رہنے والے مسلمان طلبا و طالبات کی مشکلات کرنے میں مدد دینا تھا۔ جناب ڈائرکٹر نے اس ضمن میں اپنا مطمح نظر ح کرتے ہوئے بتایا کہ مسلمانوں کے بیشتر مسائل کا سبب دینی تعلیم فقدان ہے۔ مسلم اکثریت کے ملکوں میں بھی لادینی تعلیم نے ان کے لئے گین مسائل پیدا کردئے ہیں۔ اور ان مسائل کا حل صرف اسی طرح کیا سکتا ہے کہ انھیں دینی تعلیم سے بہرہ ور کیا جائے۔ مسٹر کول نے اسی م کے تاثرات کا اظہار انگلینڈ کی عیسائی اکثریت کے بارے میں کیا۔ انھوں نے ڈائرکٹر کی طرف سے پیش کئے گئے متعدد نکات بطور یاد داشت نوٹ کرلئے۔

---

۵ اپریل : محمدی تحریک انڈونیشیا کے چئرمین ڈاکٹر ایچ۔ کو سندی دارہ تشریف لائے۔ ادارے کے مختلف شعبوں کا معائنہ کیا اور باہمی تعاون کے مکانات کا جائزہ لیا۔ ادارے کی لائبریری ان کی دلچسپی کا خاص مرکز رہی۔ ان کی زیارت کا مقصد یہ تھا کہ ادارۂ تحقیقات اسلامی کے طریق کار سے واقفیت حاصل کریں اور ممکن ہو تو اسی نہج کا علمی و تحقیقی ادارہ اپنے یہاں قائم کریں یا موجودہ علمی اداروں کی تنظیم میں یہاں کی تحقیقی کاوشوں کے نہج کو فروغ دیں۔ علمی و ثقافتی تبادلے کی تجویز کو بھی برضا و رغبت قبول کیا۔

---

۶ اپریل : فیڈرل یونیورسٹی اسلام آباد کے زیر اہتمام پاکستان ہسٹری کانفرنس کی سہ روزہ کارروائی شروع ہوئی۔ صدر پاکستان جناب ذولفقار علی بھٹو نے کانفرنس کا افتتاح کیا۔ ۸ اپریل : کے اجلاس میں ڈائرکٹر ادارۂ تحقیقات اسلامی جناب ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی نے انگریزی میں ایک مقالہ پڑھا۔ موضوع تھا : "Parks and Playgrounds under the Muslims" ادارے کی طرف سے تین مندوبین مسٹر احمد خان، حافظ محمد طفیل، مسٹر محمود غازی بھی کانفرنس میں شریک ہوئے۔ احمد خان صاحب نے ”ہمارے علمی ورثے کی بربادی،، کے عنوان سے ایک مقالہ پیش کیا۔

© rasailojaraid.com